ادارہ　　　　مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

اخبار الاحرار

مکتوب جرمنی (ابوالسہیل)

جرمنی بحیثیت مُلک صرف یوروپ ہی نہیں بلکہ دنیا کے اہم معاملات میں دخیل ہے اور دوسری جنگ عظیم کے دوران جس طرح یہ ملک تباہ و برباد ہوا اور ان کھنڈرات پر ایک نئے جرمنی کی تعمیر، اور اس مقام پر پہنچانے میں جس طرح اس ملک کی لیڈرشپ، اور عوام نے مل کر ان تھک محنت کی اور ہر جگہ ملک کے مفاد کو اول رکھا، کاش کہ پاکستانی قوم بھی اس کو مثال بنالے تو وہ ملک دو دہائیوں سے قبل ہی دنیا میں ایک اہم مقام حاصل کرسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس ملک کے بے شمار وسائل بخشے ہیں، شرط ان وسائل کو مربوط پلاننگ اور اس پر دیانتداری سے عمل کی ہے۔ پاکستانی عوام تو ہمیشہ قربانی دیتے آئے ہیں اور دے رہے ہیں بلکہ اب تو ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں، ملک کی حالت کا سبب ملک کی ۹۵ فیصد قیادت کا بے ایمان، ضمیر فروش، بے غیرت اور ملک کی محبت سے عاری ہونا ہے۔

جرمنی ۱۶ صوبوں پر مشتمل وفاقی جمہوریہ ہے، اور جرمن آئین میں اختیارات کی متوازن تقسیم اور اس پر دیانتداری سے عمل کی وجہ سے یہ ملک دن بدن مضبوط بن کر اُبھر رہا ہے۔ اس ملک کی آبادی تقریباً ۸ کروڑ بیس لاکھ پچھتر ہزار ہے جس میں سے باسٹھ اعشاریہ چھ فیصد عیسائی (اکتیس اعشاریہ پانچ فیصد کیتھولک اور اکتیس اعشاریہ ایک فیصد پراٹسٹنٹ) ہیں۔ تین اعشاریہ نو فیصد مسلمان ہیں اور صفر اعشاریہ ایک فیصد یہودی ہیں۔ باقی آبادی اپنے آپ کو لا مذہب کہتی ہے لیکن رسم و رواج اور کئی معاملات میں چرچ کے زیر اثر ہے۔

مسلمانوں کی زیادہ تر تعداد ترکی مسلمانوں پر مشتمل ہے اسکے بعد افریقی مسلمان (مراکش، الجیریا وغیرہ سے)، اس کے بعد عرب ممالک سے، اس کے بعد ایران سے اور پھر دوسرے ممالک مثلاً ہندوستان، پاکستان وغیرہ سے ہیں مشرقی یورپ سے بھی کچھ لوگ ہیں۔

پاکستانیوں کی تعداد اندازاً اسی ہزار سے ایک لاکھ کے قریب ہوگی۔ جس میں کم و بیش تیس ہزار سے پینتیس ہزار کے درمیان قادیانی ہوں گے اس طرح یورپ میں قادیانیوں نے جرمنی کو بظاہر اپنا مضبوط مرکز بنالیا ہے۔ یہ منظّم ہیں اور منظّم طور پر اپنے علاقے کے سیاست دانوں، حکام کے ساتھ اپنے آپ کو بطور مسلم متعارف کرواتے اور رابطے میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں میں اوّل تو اس قسم کی کوئی کوشش منظّم پیمانے پر ہوتی نہیں، اور اگر کوئی کوشش کرے تو اپنے ہی بھائی اس کی ٹانگ کھینچنا شروع کرتے ہیں اور اگر کہیں لوگ تعاون کردیں تو اس تعاون سے کچھ خود غرض اپنی ذات کو پروجیکٹ کرنا شروع کردیتے ہیں۔ ایسے کئی واقعات کی وجہ سے پاکستانیوں کے درمیان آپس میں بے اعتمادی پھیلی ہوئی ہے اور قادیانی پاکستانیوں کے درمیان نفاق بڑھانے اور پاکستان کو بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے بلکہ موقع پیدا کرتے ہیں، کیونکہ پاکستانیوں کا اتحاد قادیانیوں کے لیے سیاسی، سماجی اور بالخصوص مذہبی طور پر موت کا پیغام ہے۔

ان حالات میں مجلس احرار کی مرکزی قیادت نے طویل مشوروں اور سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا کہ جرمنی میں مجلس احرار کی شاخ قائم کی جائے۔ اوراس کے لیے مجلس احرار کی مرکزی قیادت نے سید منیر احمد شاہ بخاری، سکنہ اوسنابروک، جرمنی کو مجلس احرار، جرمنی کا امیر نامزد کر کے اس مشکل کام کو سرانجام دینے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ سید منیر شاہ صاحب سابق قادیانی ہیں اور جب انھوں نے قادیانیت، کفریہ عقائد کی وجہ سے چھوڑی تو اس کے نتیجے میں کافی قربانیاں بھی دیں۔

مجلس احرار کا اصل کام دین اسلام کی تبلیغ اور قادیانی سازشوں سے اسلام اور دنیا کو بچانے کی کوششیں کرنا ہے اس لیے منیر شاہ صاحب کا انتخاب اس لحاظ سے بہترین ہے کہ وہ قادیانی سازشوں کے طریق اور چالوں کو سمجھتے ہیں اس لیے وہ اس کام کے لیے ان شاء اللہ ایک موزوں انتخاب ثابت ہوں گے۔

سید منیر شاہ صاحب قادیانیوں کے خلاف کافی مستعد ہیں اور دلجمعی سے انکا پیچھا کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے شہر کی مسلم تنظیموں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور سازشوں سے باخبر کیا اور ان کو قادیانیوں کے خلاف ایک اتحاد کی لڑی میں پرو دیا۔ اس طرح مسلم تنظیموں نے مشترکہ طور پر شہر کی انتظامیہ کو بتادیا کہ اگر ہم مسلمانوں کو آپ نے اپنی سرکاری تقریبات میں مدعو کرنا ہے تو قادیانیوں کو آپ بطور مسلمان نہیں بلکہ ایک مذہبی گروپ کے طور پر بلائیں ورنہ مسلمان تقریبات کا بائیکاٹ کریں گے۔ جس کے نتیجہ میں شہر کی انتظامیہ نے آئندہ، سرکاری تقریبات میں قادیانیوں کو بطور مسلمان نہیں بلکہ صرف ایک مذہبی گروپ کے طور پر مدعو کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس طرح سید صاحب دوسری اسلامی مصروفیات میں بھی حتی المقدور ایکٹو ہیں اور قادیانیت کے خلاف جہادِ مسلسل میں مشغول ہیں۔ اگر قارئین نے اس سلسلہ کو پسند کیا اور جاری رکھنے کی خواہش کی تو ہم آپ کو ان شاء اللہ آئندہ بھی یہاں کے مختلف حالات اور سرگرمیوں سے مطلع کرتے رہیں گے۔

احرار رہنما عبداللطیف خالد چیمہ کا دورۂ برطانیہ (رپورٹ: محمد اکرم راہی، گلاسگو)

پاکستان کے سابق صدر ضیاء الحق مرحوم کے دورِ اقتدار میں ۲۶ راپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا تو قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد ربوہ (حال چناب نگر) سے فرار ہو کر خفیہ طور پر لندن پناہ گزین ہوا، اس وقت سے پاکستان میں ختم ِنبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں اور شخصیات نے برطانیہ کا خصوصاً رُخ کیا ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۷ء میں قائد احرار ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تحریک ختم نبوت کے ایک متحرک کارکن جناب عبداللطیف خالد چیمہ بھی تشریف لائے، حضرت شاہ صاحب مرحوم اِنتہائی بے تکلف طبیعت کے مالک تھے۔ اُن سے ہماری ملاقاتیں آہستہ آہستہ عقیدت ومحبت کا رنگ اختیار کرگئیں اور یہ تعلق ہماری زندگی کا اثاثہ ہے حضرت شاہ صاحب تو تین دفعہ یہاں برطانیہ تشریف لاسکے لیکن جناب عبداللطیف خالد چیمہ جو ماشاء اللہ اب مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے تقریباً سال میں ایک مرتبہ تشریف لاتے رہتے ہیں حضرت شاہ صاحب مجلس احرارِ اسلام اور تحریک ختم نبوت کی نسبت سے جناب چیمہ صاحب سے ہماری محبت وتعلق اُسی طرح ہے اور وہ بھی ہمارے ساتھ طویل رفاقت کو خوب نبھا رہے ہیں۔ اُن کا یہاں گلاسگو میں مسکن مشہور خاندانی احراری شیخ عبدالواحد کے ہاں ہوتا ہے اور آتے ہی دوستوں سے رابطے، ختم نبوت سے متعلق لٹریچر کی تقسیم اور میڈیا کے حوالے سے دوستوں میں بیداری پیدا کرنا ان کا ذوق بھی ہے اور معمول بھی! رہنے سہنے کھانے پینے اور لباس میں اس قدر زیادہ سادہ ہیں کہ خود مجھے کئی دفعہ عجیب سا محسوس ہوتا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ بس سب ٹھیک ہے اس دفعہ ۲ راگست کو لندن پہنچے تو

یہاں کے اردو اخبارات میں ان کی خبریں بھی چھپنے لگیں ۔ برمنگھم ، ہڈرز فیلڈ ، راچڈیل ، مانچسٹر اور آشٹن انڈر لائن میں مولانا اکرام الحق خیری، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد قاسم، حافظ محمد اکرم، مولانا محمد اکرم، حاجی رفیق ، بھائی علی احمد، محمد ندیم ،محمد سعید اور دیگر علماء کرام وساتھیوں سے ملاقاتیں کرتے ہوئے جناب شیخ عبدالواحد کے ہمراہ ۱۱ اگست کو گلاسگو پہنچے تو حافظ ظہور احمد محترم اعجاز نسیم سمیت ہم دوست شدت سے ان کے منتظر تھے وہ آتے ہیں تو دوستوں کی مشترکہ مجلسوں کا ذریعہ بن جاتے ہیں اُنہیں معلوم ہے کہ یہاں کی مصروفیات کو ملحوظ رکھ کر احباب سے کس طرح ملاقاتیں کرنی ہیں! ہماری ان سے زیادہ تر ملاقاتیں پولک شیلڈ لائبریری گلاسگو میں ہوتی ہیں تاہم ان کی گلاسگو سے لندن روانگی سے پہلے وہ برادرم اعجاز نسیم صاحب کے ہمراہ ہمارے گھر بھی تشریف لائے جہاں مختلف موضوعات پر بھرپور نشست ہوئی۔ پاکستان کے حالات کے تناظر میں اُن کا کہنا تھا کہ ''مدینہ منورہ کے بعد پاکستان خالص نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والا خطہ ہے جو اسلام کے عملی نفاذ کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا جب تک اسلام کو بطور نظامِ حیات پاکستان میں نافذ نہیں کیا جاتا کسی صورت اِس کی سلامتی و بقاء ممکن نہیں اور نہ ہی اس کے بغیر امن نصیب ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ قرآنی وآسمانی تعلیمات ہی پوری دنیا کے مسائل کا حل ہے اور بقول حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ ''مخلوق پر جب تک خالق کا نظام نافذ نہ ہوگا دنیا میں امن نہ ہوگا'' اُن کا اصرار تھا کہ نئی حکومت پرویزی پالیسیوں کے تسلسل کو قائم رکھے گی اور امریکن ایجنڈے کو ہی آگے بڑھائے گی وہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں قادیانی اِرتدادی سرگرمیوں پر بے حد پریشان نظر آرہے تھے اور کہہ رہے تھے دنیا میں لڑائی کے ہتھیار اور مورچے تبدیل ہوگئے ہیں قادیانی پوری دنیا میں لابنگ اور میڈیا کے ذریعے پاکستان کی پالیسیوں تک اثر انداز ہونے لگے ہیں عوام کی غربت اور دینی سے ناواقفیت امیگریشن سپورٹ اور این جی اوز کے ذریعے تعلیمی وفلاحی کاموں کی آڑ میں وہ سادہ لوح عوام اور نوجوانوں کو گمراہ کر کے مرتد بنانے میں لگے ہوئے ہیں جبکہ اکثر دینی حلقے ابھی تک روایتی کام اور جذباتیت سے باہر نکلنے کے لیے تیار نہیں! اُن کا موقف تھا کہ برطانیہ کے مقامی قوانین کو ملحوظ رکھ کر ابھی بھی کام کرنے کے بہت مواقع موجود ہیں لیکن اس کے لیے ایک سلیقے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے سب دوستوں کو یورپ میں قادیانی سرگرمیوں اور طریقۂ واردات پر گہری نظر رکھنے اور تحریک ختمِ نبوت کے کام کو منظّم کرنے پر زور دیا، ہمیں محسوس ہو رہا تھا کہ ان کو اِس بات کا گہرا احساس تھا کہ یورپین ممالک میں ختمِ نبوت کے کام کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ جرمنی سے سابق قادیانی رہنما شیخ راحیل احمد اور جرمنی مجلس احرارِ اسلام کے امیر سید منیر احمد شاہ بخاری اٹلی میں ڈاکٹر جاوید کنول سے اس بابت ان کا رابطہ بھی ہوا جبکہ بیلجیئم سے ختم نبوت سنٹر کے ذمہ دار جناب ملک محمد افضل نے لندن میں عالمی مبلغ ختم نبوت محترم عبدالرحمٰن باوا کے ہاں ان سے ملاقات بھی کی۔ جہاں محترم قاری محمد عمران خان جہانگیری بھی موجود تھے اور ان سب حضرات نے مستقبل میں اِس حوالے سے کام کو منظّم کرنے کے لیے ضروری مشاورت بھی کی اس طرح دیگر یورپین ممالک سے بھی خالد چیمہ صاحب کو دعوت دی گئی کہ وہ آئندہ سفر میں برطانیہ کے ساتھ دیگر یورپین ممالک کا بھی دورہ کریں۔ انھوں نے مانچسٹر کے قریب سٹاک پورٹ میں مسلم کمیونٹی ٹرسٹ ، گلاسگو میں پیزلی روڈ ویسٹ کی مسجد اور ختمِ نبوت اکیڈمی فاریسٹ گیٹ لندن میں ''تحفظِ ختمِ نبوت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے اجتماعات سے خطاب بھی کیا جہاں انھوں نے کہا کہ ''منکرینِ ختمِ نبوت'' کمینے طریقوں سے دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ فتنۂ ارتداد مرزائیہ کی تباہ کاریوں اور گھناؤنی سازشوں سے امت کو بچانے کے لیے ہمیں منظّم اور جدید بنیادوں پر مربوط نیٹ ورک کے ساتھ کام کرنا ہوگا اور اس کے لیے نوجوان اور تعلیم

یافتہ افراد کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے قادیانی تحریروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام قادیانی کے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود نے لکھا ہے کہ ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

☆☆☆

ملتان (۲۹ راگست) الفرقان الحق نامی جعلی قرآن یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کی مشترکہ سازش ہے۔ ۷۷ سورتوں اور ۳۶۴ صفحات پر مشتمل الفرقان الحق نامی جعلی قرآن کا انٹرنیٹ اور سی ڈیز کے ذریعے نشر ہونا خالصتاً یہود و نصاریٰ اور ان کے پروردہ قادیانی ٹولے کی سازش ہے اور اس کے ذریعے سادہ لوح عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار تحریک طلباء اسلام ملتان کے رہنماؤں نے نماز جمعہ کے بعد دارِ بنی ہاشم میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ جیسے مسیلمہ کذاب نے قرآن کریم میں تحریف کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسی طرح سے ان لوگوں نے بھی قرآن میں تحریف کی اور قرآن و شریعت کی حدود کو بدلنے کی ناکام کوشش کی۔ انھوں نے کہا کہ میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کو بین المذاہب ہم آہنگی کا درس دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام دشمنوں کی طرف سے قرآن کریم کو بدلنے کی اس جسارت پر ان سے کیا ہم آہنگی ہو سکتی ہے؟ انھوں نے کہا کہ یہ سب یہود و نصاریٰ اور ان کے ایجنٹ قادیانیوں کی سازش اور طے شدہ منصوبہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس من گھڑت جعلی قرآن میں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین، اصول وضوابط اور حدود میں تحریف کی گئی ہے۔ اجلاس میں تحریک طلباء اسلام کے امیر علی مردان قریشی، سیکرٹری جنرل حافظ اخلاق احمد، ناظم نشریات سید عطاء المنان بخاری، فرحان الحق حقانی، مولوی محمد سلیمان یمنی اور قاری مظفر خان نے خطاب کیا۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (یکم ستمبر) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ برطانوی مسلمان پاکستان کے مخدوش سیاسی حالات کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ جنرل پرویز مشرف سے نجات کے بعد وطن عزیز کے سیاسی مستقبل کے بارے تارکینِ وطن زیادہ فکر مند ہیں۔ ان کی اکثریت پاکستانی حکمرانوں کی ناقص پالیسیوں، سیاسی اقربا پروری، لوٹ کھسوٹ کے نظام اور معاشی عدم استحکام کی پالیسیوں کے تسلسل سے مکمل نالاں بلکہ دل برداشتہ ہیں اور سرکاری ناقص پالیسیوں کی وجہ سے وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے اور پاکستان آنے سے بھی گریزاں ہیں۔ وہ تین ہفتے سے زائد برطانیہ کے دورے سے واپسی پر اخبار نویسوں سے گفتگو اور دفتر احرار میں احرار کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ برطانوی مسلمان بہت سی مشکلات کے باوجود اپنی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے بے حد پریشان ہیں اور آہستہ آہستہ دین سے رجوع اور اپنے کلچر سے وابستگی کی طرف بڑھ رہے ہیں جبکہ برطانوی قوانین کو ملحوظ رکھتے ہوئے دینی اداروں اور مساجد کی تعداد میں بھی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں غیر مسلم بھی اسلامی و آسمانی تعلیمات سے متاثر ہو کر شعوری طور پر مسلمان ہو رہے ہیں۔ قرآن پاک اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعے کا ذوق غیر مسلموں میں بھی بڑھ رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ قادیانی اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے پوری دنیا میں لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اسلام کے نام پر کفر و ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ قادیانی ٹی وی چینل (M.T.A) قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی اسلام

کے نام پر تشہیر کر رہا ہے جبکہ اس صورتحال کے سد باب کے لیے بعض برطانوی حلقے اور افراد منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد میڈیا کے حوالے سے کوئی فیصلہ سامنے آجائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ میڈیا کے حوالے سے بعض ذمہ دار مسلم رہنماؤں سے صلاح مشورے بھی ہوئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ فتنہ ءِ ارتداد مرزائیہ کی تباہ کاریوں اور گھناؤنی سازشوں سے امت کو بچانے کے لیے ہمیں منظم اور جدید بنیادوں پر مضبوط نیٹ ورک کے ساتھ کام کرنا ہوگا اور اس کے لیے برطانیہ کے علاوہ جرمنی، بیلجیم، اٹلی اور ڈنمارک میں بھی کام کا آغاز ہو چکا ہے اور آئندہ سال ان شاء اللہ تعالیٰ دیگر یورپی ممالک میں بھی اجتماعات ہوں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ بیرونی دنیا میں وہاں کے قوانین کو ملحوظ رکھ کر کام کرنے کے مواقع بھی موجود ہیں اور اگر کام کو مکمل طور پر پُرامن رکھا جائے تو عام طور پر کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوتی۔ تاہم یہاں کے کام اور بیرون ممالک کے کام کے انداز میں بہت فرق ہے اور وہاں سلیقے سے کام کرنے کی اشد ضرورت مزید بڑھتی جا رہی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پاکستانی پارلیمنٹ میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے تاریخی دن کے حوالے سے ۷ ستمبر اتوار کو پاکستان کے ساتھ ساتھ برطانیہ سمیت دنیا کے متعدد مغربی ممالک میں بھی ''یوم تحفظِ ختم نبوت'' (یوم قرارداد اقلیت) منایا جائے گا۔ خالد چیمہ نے تمام مکاتبِ فکر اور دینی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ رمضان المبارک کے باوجود ''یوم تحفظ ختم نبوت'' کے سلسلہ میں تقریبات کا اہتمام کریں۔ انھوں نے مجلس احرارِ اسلام کی جملہ ماتحت شاخوں کو ہدایت کی کہ وہ ۷ ستمبر کو بعد از نمازِ فجر، بعد از نمازِ عصر اور بعد از نمازِ تراویح اِس سلسلہ میں تقریبات و اجتماعات منعقد کریں اور افطار تقریبات کے ذریعے زیادہ سے زیادہ اس دن کو منانے کا اہتمام کریں اور تحریک ''تحفظِ ختم نبوت'' کا پیغام پوری دنیا تک پہنچائیں۔

☆☆☆

چنیوٹ (۵ ستمبر) مرکزِ احرار مدنی مسجد چنیوٹ میں سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ منکرین ختم نبوت کی ریشہ دوانیوں کے خلاف پرامن جدوجہد جاری رکھے گی اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر ہمارے مسائل میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی۔ انھوں نے کہا کہ شہداءِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے مقدس خون کا صدقہ ہے کہ قادیانی ارتداد کے خلاف پوری دنیا میں کام پھیل رہا ہے۔ قائد احرار نے کہا کہ قادیانیت کا شجرۂ نسب یہودیت سے ملتا ہے اور قادیانی جماعت کے اسرائیلی حکام سے خطرناک حد تک خفیہ مراسم ہیں۔ قادیانیوں کو اپنی اسلامی و آئینی حیثیت تسلیم کر لینی چاہیے ورنہ محاذ آرائی کی موجودہ کیفیت ختم نہیں ہوسکتی۔ پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ قادیانی چناب نگر میں دن رات امتناع قادیانی ایکٹ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور چناب نگر کے اردگرد مہنگے داموں وسیع رقبے خرید کر خالص اسرائیل کی طرز پر اپنی ریاست قائم کرنے کی طویل دورانیے والی منصوبہ بندی پر عمل کر رہے ہیں۔ مجلس احرار اسلام ملک وملت کے خلاف قادیانی سازشوں کو ناکام بنا دے گی اور اکابر احرار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ صوفی محمد علی احرار نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اس کا تحفظ مسلمان کا بنیادی حق ہے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔ تحریک طلباء اسلام چنیوٹ کے امیر مہر ساجد علی نے کہا کہ قادیانی اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے اسلام اور مسلمانوں کا استحصال کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کا فرض بنتا ہے کہ قادیانیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے سے روکے۔ انھوں نے کہا کہ مخلوط طرزِ انتخاب کو نئے آئینی

پیکیج کے ذریعے ختم کر دینا چاہیے اور جداگانہ طرزِ انتخاب کو بحال کیا جانا چاہیے۔ مولانا محمد طیب چنیوٹی اور دیگر مقررین نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور ن لیگ سمیت تمام قومی وسیاسی جماعتوں اور سیاست دانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کا کھل کر ساتھ دینا چاہیے اور پیپلز پارٹی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تاریخی کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ اب پیپلز پارٹی اور دیگر سیاسی قوتوں کو کھل کر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تنقیدی جائزہ لینا چاہیے۔ یہ اہل اسلام کے دل کی آواز ہے۔ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے انڈونیشیا کے مسلمانوں کی قادیانیوں کے خلاف تحریک کی مکمل تائید وحمایت کا اعلان کیا گیا اور کہا گیا کہ جہاں جہاں فتنہ ارتداد پہنچا وہاں وہاں مجاہدین ختم نبوت بھی سرگرم عمل ہیں۔ مختلف قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے، ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے، سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے، قادیانی اخبارات وجرائد اور رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں، تعلیمی نصاب سے غیر اسلامی مواد خارج کیا جائے اور عقیدۂ ختم نبوت اور جہاد کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔

☆☆☆

تلہ گنگ (۵؍ستمبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم مولانا محمد مغیرہ دوروزہ تنظیمی وتبلیغی دورہ پر تلہ گنگ تشریف لائے۔ انھوں نے کارکنوں سے رابطہ وملاقات کے بعد جامع مسجد ابوبکر صدیق میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ تحریک ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام کے بنیادی کردار پر روشنی ڈالی۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے قادیانیوں کے بارے میں قومی اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلے کی تفصیلات بیان کیں۔ انھوں نے کہا کہ ۷؍ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت ہے۔ اس دن مسلمانوں کو جو فتح حاصل ہوئی تھی اُسے یاد رکھنا چاہیے۔ مسلمان، قادیانیوں کی اسلام اور وطن کے خلاف سازشوں کو ناکام بنادیں۔

☆☆☆

لاہور (۶؍ستمبر) کل جماعتی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، کندیاں) اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ لاہوری وقادیانی مرزائیوں کی آئینی حیثیت اور پارلیمنٹ میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے حوالے سے ۷؍ستمبر کے تاریخی دن کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ دراصل یہ تاریخ ساز دن اس عہد کی تجدید کا دن ہے کہ مسلمان تحفظِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو کر بھی اس پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور انکارِ ختمِ نبوت پر مبنی فتنوں کی تباہ کاریوں سے امت کو بچانے کے لیے آئینی جدوجہد کرتے رہیں گے۔ مولانا خواجہ خان محمد نے آج کے دن کے حوالے سے مسلمانوں کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ایک طویل جدوجہد کے بعد ۳۴ سال قبل تحریکِ ختمِ نبوت نے ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کے فلور پر جو تاریخی کامیابی حاصل کی تھی۔ اس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک نیا حوصلہ دیا تھا اور اس فیصلے سے یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی امت مرتدہ اپنے دجل و تلبیس کو چھپا کر مسلمانوں کو ورغلا نہیں سکتی۔ ہمیں اس فیصلے کی روشنی میں اپنی جدوجہد کو اکابر کی روایات کے مطابق عالمی سطح پر اور زیادہ منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کے حکمرانوں نے تحریکِ مقدس تحفظِ ختم نبوت کو تشدد کے ذریعے کچل کر ملک میں قادیانی اقتدار کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی لیکن دس ہزار شہداء ختم نبوت کے مقدس خون

کے صدقے ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے اگر اکابرِ احرار ریاستی جبر و استبداد اور قادیانی ریشہ دوانیوں کا مردانہ وار مقابلہ نہ کرتے تو قادیانی اقتدار پر قابض ہو جاتے۔ انھوں نے تمام مسلمانوں سے بالعموم اور دینی کارکنوں سے بالخصوص پر زور اپیل کی کہ وہ فتنۂ اِرتدادِ مرزائیہ کے مکمل خاتمے کے لیے آج کے دن تجدید عہد کریں نیز سیاسی و معاشرتی سطح پر بھی قادیانی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھیں، مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے آج کے دن کے حوالے سے کہا ہے کہ تحریک ختمِ نبوت ایک طویل جدوجہد کے بعد ۷ستمبر۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے اندر اس تاریخ ساز فیصلے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئی جس کا آغاز ہندوستان میں تمام مکاتبِ فکر کے علماء حق، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحوم اکابر احرار اور مجاہدینِ ختمِ نبوت نے کیا تھا اور اس کے لیے مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں دیں۔ چنانچہ آج کا دن متقاضی ہے کہ ہم ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور ختمِ نبوت کے حوالے سے بننے والے قوانین کے دفاع اور اس سلسلہ میں مزید پیش رفت کے لیے کمربستہ ہو جائیں اور آئندہ نسلوں تک اس پیغام کو منتقل کرنے کے لیے تعلیم و تربیت اور میڈیا سمیت تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لانے کے لیے مؤثر طریق کار اپنائیں۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

لاہور (۷ستمبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دفتر احرار نیو مسلم ٹاؤن میں ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر پروفیسر خالد شبیر احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی اساس ہے۔ اس عقیدے کے تحفظ کے لیے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں شہداء نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا جس کے نتیجے میں ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے فلور پر طویل بحث کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ ۷ستمبر کا دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسلمان تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی مضبوط ترین قدر مشترک پر اکٹھے ہو جائیں اور مرزائیوں کی چالوں اور سازشوں کو سمجھ کر اپنا لائحۂ عمل طے کریں۔ انھوں نے کہا کہ بعض قوتیں اس آئینی فیصلے کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان شاء اللہ ایسی تمام قوتیں ناکام و نامراد ہوں گی اور مجاہدین ختم نبوت کامیاب و کامران ہوں گے۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر و ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کی تنظیمیں اس فتنے کی سرکوبی کے لیے پوری طرح سرگرم عمل ہیں اور قادیانیوں کی حقیقت سے دنیا کو آگاہ کر رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیوں نے پاکستان کو کبھی بھی سچے دل سے تسلیم نہیں کیا اور وہ اب بھی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مستقل سازشوں میں مصروف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ قادیانی ملک و ملت دونوں کے غدار ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو ملک دشمن، ختم نبوت کا منکر، یہودیوں کا ایجنٹ اور اپنی پھانسی کا ذمہ دار قرار دیا تھا۔ صدر آصف علی زرداری اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو نہیں بھولنا چاہیے کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے دشمن ہیں۔ قاری محمد یوسف احرار نے کہا کہ آج کا دن یادگار ہے کہ اس دن حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، اکابر احرار اور شہدائے ختم نبوت کی بے مثال قربانیاں رنگ لائیں، مسلمانوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں بین الاقوامی تناظر میں ہونے والی ملک دشمن قادیانی چالوں کو پہچاننے اور ان کا بھرپور مقابلہ کرنے کے لیے وسیع البنیاد سنجیدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ کانفرنس سے مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں میاں

محمد اویس، ملک محمد یوسف، چودھری محمد اکرام احرار، محمد یاسر عبدالقیوم اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فوج و سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ قادیانیوں کو شعائر اسلامی سے استعمال سے روکنے کے لیے امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

☆☆☆

ملتان (۷رستمبر) ۷رستمبر کے حوالے سے ملک بھر میں ''یومِ تحفظ ختم نبوت'' (یوم قراردادِ اقلیت) جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ تحریک طلباء اسلام ملتان کے زیر اہتمام دار بنی ہاشم ملتان میں اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں طلباء رہنماؤں علی مردان قریشی، سید عطاء المنان بخاری، محمد فرحان الحق حقانی، حافظ اخلاق احمد، مولوی محمد سلیمان یمنی، قاری مظفر خان اور محمد اعجاز نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ ۷رستمبر کا دن ہمیں اپنے مقصد پر استقامت کے ساتھ قائم رہنے اور نظریاتی وفکری وابستگی کو اور زیادہ مضبوط بنانے کا درس دیتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی ملک کے اقتدار پر قبضہ کر کے اسے قادیانی اسٹیٹ بنانے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ پاکستان کے کلیدی عہدوں پر تعینات قادیانی ملک میں دہشت گردی اور انتشار پھیلا کر اپنے ملک دشمن عزائم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری دنیا میں قادیانی دجل وتلبیس اور مکروفریب کا سیاسی سطح پر بھی تعاقب کیا جائے۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۷رستمبر) ''یوم تحفظِ ختم نبوت'' (یوم قراردادِ اقلیت) کے حوالے سے چیچہ وطنی میں دو اجتماعات مجلس احرار اسلام کے زیرِ اہتمام منعقد ہوئے جبکہ تیسرا اجتماع تحریک طلباء اسلام کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم میں مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر صدارت منعقدہ اجتماع سے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے مقامی امیر شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد، مولانا محمد اسحاق ظفر، مسلم لیگ (ن) کے رہنما شیخ عبدالغنی، تاجر رہنما شیخ محمد حفیظ، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۷رستمبر یوم فتح مبین ہے۔ اس روز اکابر احرار اور علامہ محمد اقبال مرحوم کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا مقررین نے کہا کہ تحریک ختم نبوت نے ۷رستمبر ۱۹۷۴ء کو حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں اسمبلی کے فلور پر کامیابی حاصل کی تھی جبکہ تمام دینی وسیاسی مکاتب فکر کی تائید وحمایت بھی ان کو حاصل تھی مقررین نے کہا کہ یہ مسئلہ بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں حل ہوا اور خود بھٹو نے کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے''۔ مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ امتِ مسلمہ کا ایمان ہے جبکہ لادین قوتیں، سیکولر لابیاں اور بین الاقوامی ادارے قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ تحریک طلباء اسلام کے زیرِ اہتمام اس سلسلہ کی تقریب میں حافظ محمد معاویہ، حافظ محمد آصف سلیم، محمد قاسم چیمہ، محمد عمیر چیمہ اور دیگر طالب علم رہنماؤں نے خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت اور قادیانی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالی طالب علم رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور سمیت کئی دیگر تعلیمی اداروں میں بڑھتی ہوئی قادیانی ارتدادی سرگرمیوں کا فوری نوٹس لیا جائے۔ راولپنڈی میں تعمیر ہونے والی قادیانی عبادت گاہ کو مسمار کیا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق تفصیلی مواد ہر سطح کے تعلیمی نظام میں شامل کیا جائے۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۷ ستمبر) ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی دن کے حوالے سے ملک گیر سطح پر تین روزہ اجتماعات کے آغاز پر مرکز احرار مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی میں جمعۃ المبارک کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ امتِ مسلمہ کے لیے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی عقیدہ کے تحفظ کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنگ یمامہ اور دس ہزار فرزندانِ توحید نے ۱۹۵۳ء میں اپنے مقدس خون کی قربانی دی۔ جس کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے طویل بحث کے بعد متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں گروپس کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں ہونے والے اس تاریخی فیصلے کے بعد پوری دنیا پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوئے اور مرزائیت جیسے ناسور کو امتِ مسلمہ سے الگ تصور کیا جانے لگا۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی نہ صرف مذہبی طور پر بلکہ سیاسی و معاشرتی سطح پر بھی مسلمانوں سے الگ حیثیت رکھتے ہیں بھٹو مرحوم جیسے حکمران نے علامہ اقبال مرحوم اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم جیسے زعماء کے خواب کی آئینی تعبیر کرتے ہوئے ان کو اقلیت قرار دیا۔ آج کی پیپلز پارٹی اور سیاسی قوتوں کو چاہیے کہ وہ ہچکچاہٹ کے بغیر بھٹو مرحوم کے اس کارنامے کو بھی یاد رکھیں اور پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ سمیت تمام سیاسی قوتوں کو قادیانی ریشہ دوانیوں اور اسلام و وطن دشمن سرگرمیوں کا محاسبہ کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب کے لیے موت کی سزا کا قانون اسلامی والہامی ہے اس قانون کو ختم کرنے کی بات کرنے والے دراصل کفر و ارتداد اور زندقہ کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اب بھی ملک کے خلاف ہونے والی سازشوں میں قادیانی اور لادین قوتیں کارفرما ہیں۔ ان کا تدارک ہر محبِّ وطن کا فرض اولین ہونا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ پرویز مشرف کے دورِ اقتدار میں قادیانی فتنے کو باقاعدہ پرموٹ کیا گیا اور سیاسی سطح پر قایانیوں کے عمل دخل کو بڑھایا گیا۔ اب بھی فوج اور سول کے اہم عہدوں پر مسلط قادیانی بعض سیاسی قوتوں کی ''پناہ گاہوں'' میں بیٹھ کر ملک و ملت کے خلاف سازشوں کے نئے جال بن رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بعض قوتیں قادیانیوں والی آئینی ترمیم کو سبوتاژ کرانے کے لیے مسلسل سرگرم ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ایسی قوتیں ناکام و نامراد رہیں گی۔ علاوہ ازیں ساہیوال میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ضلعی امیر قاری منظور احمد طاہر، مولانا عبدالستار اور قاری سعید ابنِ شہید نے اپنی اپنی مساجد میں ۷ ستمبر کے حوالے سے تحفظِ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت اور قادیانی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالی۔

☆☆☆

کراچی (۷ ستمبر) مجلس احرار اسلام کراچی کے زیر اہتمام ۷ ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت منایا گیا۔ احرار رہنماؤں شفیع الرحمٰن احرار، مولانا احتشام الحق، مفتی فضل اللہ حمادی، مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی، علامہ مفتی ہارون مطیع اللہ اور قاری علی شیر نے شہداء ختم نبوت کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا کی اور اُن کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ یومِ تحفظ ختم نبوت پر ہم تجدید عزم کرتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب کے کام کو تیز سے تیز تر کیا جائے گا۔

☆☆☆

ساہیوال (۹ ستمبر) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم آئین کی اسلامی دفعات خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت سے متعلقہ قوانین اور مرزائیوں سے متعلقہ قرار دادِ اقلیت کو ختم کروانے کے لیے بڑی گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ قوم نے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بڑی

قربانیوں کے بعد ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے فلور پر یہ کامیابی حاصل کی تھی۔ وہ جامعہ رشیدیہ ساھیوال میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ الطاف حسین ایک بین الاقوامی سازش کے تحت قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ قرار دے رہے ہیں اور بعض دین و وطن دشمن لابیوں کے آلہ کار بن کر پاکستان اور مسلمانوں کے متفقہ عقائد کے خلاف بیان بازی کر کے اپنے آقاؤں کا حق الخدمت ادا کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ علیحدگی پسندی، علاقائیت اور لسانی تحریکیں ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں حکومت اِن خطرات سے نمٹنے کی بجائے وزیرستان میں نہتے عوام کو گولیوں سے بھون رہی ہے۔ مجلس احرارِ اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ۱۹۷۴ء میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو اسمبلی کے فلور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملت اسلامیہ کے عقائد وافکار کی ترجمانی کی تھی جبکہ آصف علی زرداری ایوانِ صدر میں قادیانی تسلط قائم کر کے عقیدۂ ختم نبوت سے غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ملک کے اعلیٰ ترین عہدے قادیانیوں کے سپرد کیے جا رہے ہیں۔ انھوں نے ننکانہ صاحب کے قریب چک نمبر ۴ گ ب میں قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے محمد مالک کے المناک واقعہ پر شدید احتجاج کیا اور کہا کہ حکمران قادیانیوں کی مکمل پشت پناہی کر کے مسلمانوں کے احساسات کو ذبح کر رہے ہیں۔ یہ تاریخ کی بدترین قادیانیت نوازی ہے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ محمد مالک کے اندوہناک قتل میں ڈی پی او، ایس ایچ او اور دیگر ذمہ دار اہل کاروں کو شاملِ تفتیش کیا جائے اور قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

☆☆☆

کراچی (۱۴؍ستمبر) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے اپنے تین روزہ تنظیمی دورہ پر احرار کارکنوں، علماء اور دیگر احباب سے ملاقاتیں کیں۔ انھوں نے قاری علی شیر کے مدرسہ تعلیم القرآن میں نمازِ تراویح کے بعد اجتماع سے خطاب کیا۔ مفتی ہارون مطیع اللہ، مفتی فضل اللہ حمادی اور مفتی عطاء الرحمٰن قریشی سے ملاقاتیں کیں۔ احرار کارکنوں سے خطاب اور تنظیمی امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ انھوں نے کہا کہ عالمی استعمار اور اس کے ایجنٹ قادیانیوں کو پاکستان کے اقتدار پر قابض کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے حکومت کو خبردار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ قادیانی سازشوں کا نوٹس لیا جائے اور ان کی بڑھتی ہوئی ملک دشمن سرگرمیوں کو روکا جائے۔ انھوں نے کہا کہ احرار اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے کارکن قادیانیوں کا بھرپور تعاقب کریں گے۔ سید محمد کفیل بخاری اپنا تین روزہ دورہ مکمل کر کے لاہور روانہ ہوگئے۔

مجاہدِ ختم نبوت اخلاق احمد کی رہائی

ساہیوال (۲۳؍ستمبر) فیصل آباد کے رہائشی اخلاق احمد کو ۲۳؍ستمبر کو سنٹرل جیل ساہیوال میں رہا کر دیا گیا۔ وہ ۱۹۹۴ء میں فیصل آباد میں قادیانی مسلم تصادم کے نتیجے میں ایک مقدمہ میں گرفتار کر لیے گئے تھے۔ رہائی کے بعد وہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال پہنچے جہاں قاری سعید ابن شہید اور دیگر حضرات نے استقبال کیا۔ بعدازاں وہ اپنے بھائی اعجاز احمد اور دیگر حضرات کے ہمراہ قاری سعید ابن شہید کی معیت میں چیچہ وطنی عبداللطیف خالد چیمہ سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ دفتر احرار چیچہ وطنی میں اُن کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب امیر جناب صوفی غلام رسول نیازی کے بھتیجے عبدالقدوس نیازی بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ قاری محمد قاسم، مولانا منظور احمد، حافظ حبیب اللہ رشیدی، بھائی محمد رمضان اور شاہد حمید بھی اس موقع پر موجود تھے۔ قاری محمد قاسم نے دعائے خیر کرائی اور احرار ساتھیوں نے ان کو رخصت کیا۔ قائد احرار سید

عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری نے اخلاق احمد کی درازئ عمر اور استقامت کے لیے دعا کی ہے۔

انڈونیشیا کے علماء نے قادیانیوں کو مرتد قرار دے دیا

جکارتہ (ثناء نیوز) انڈونیشیا کے ہزاروں مسلمانوں نے جکارتہ میں احتجاج کیا اور قادیانی فرقہ کو علماء نے ''مرتد'' قرار دیا ہے اور حکومت سے ان پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ قادیانی فرقہ کے خلاف قصرِ صدارت کے سامنے احتجاج کے دوران لیڈر حبیب رزیق شہاب کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ رزیق پر ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ ان کے سینکڑوں لاٹھی بردار حامیوں نے گزشتہ یکم جون کو مذہبی رواداری کے سلسلے میں نکالی گئی ریلی پر حملہ کر دیا تھا، جس میں کئی افراد زخمی ہوئے تھے۔ حکومت انڈونیشیا نے گزشتہ 9 جون کو ایک فرمان (فتویٰ) جاری کرتے ہوئے قادیانیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی تمام سرگرمیاں بند کر دیں اور اسلام کے اصل دھارے میں واپس آ جائے، بصورت انھیں پانچ سال کی قید کا سامنا کرنا ہوگا اور اس کے گروپ کو تحلیل کر دیا جائے گا۔ قدامت پسندوں کے گروپ نے اس فرمان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ نا کافی ہے، حکومت اس فرقہ کو تحلیل کر دے یا اس پر امتناع عائد کر دے۔ انڈونیشیا علماء کونسل نے کہا ہے کہ اس فرقہ کے لوگ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخرالزماں ماننے کی بجائے مرزا غلام احمد (قادیانی) کو آخری نبی مانتے ہیں جو ۱۹۰۸ء میں بھارت میں فوت ہوا تھا۔ (روزنامہ ''جنگ'' ملتان، ۲۹ راگست ۲۰۰۸ء)

کیوایم سی کو قادیانیوں کا مرکز بنانے کی سازش ہو رہی ہے

بہاول پور (بیورو رپورٹ) قائداعظم میڈیکل کالج کو قادیانیوں کا مرکز بنانے کی سازش کی جارہی ہے اور دو ڈاکٹروں سمیت ۲۷ طالب علم قادیانیت کے پرچار سے معصوم طلبہ وطالبات کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں جبکہ نشاندہی کے باوجود کالج کی انتظامیہ اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھا رہی۔ یہ بات مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر محمد اسحاق ساقی نے مولانا محمد صہیب، مولانا محمد یوسف، مولانا محمود اور مولانا اسد مظہر کے ہمراہ بہاول پور پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کے پنجاب سے رکن مولانا السید مظہر اسعدی بھی موجود تھے۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر سہیل اور لیڈی ڈاکٹر مریم ۲۷ قادیانی طالب علموں کے ہمراہ قائداعظم میڈیکل کالج میں اپنے مذہب کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں جس سے کیوایم سی کے طالب علموں میں شدید اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے جبکہ معصوم طالب علموں کو ٹریپ کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں جب پرنسپل کیوایم سی سے رابطہ کیا گیا تو انھوں نے قادیانیت کو مذہب کی بجائے فرقہ قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں میں اتفاق ہے اور اگر حالات کو درست نہ کیا گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری مقامی انتظامیہ اور کالج کے پرنسپل کی ہوگی۔ انھوں نے ضلعی اور کالج انتظامیہ کو حالات کی اصلاح کے لیے تین دن کا نوٹس دیا اور کہا کہ اگر اس کا نوٹس نہ لیا گیا تو تمام تر ذمہ داری ان پر ہوگی۔ (روزنامہ ''نوائے وقت'' ملتان، ۳ رستمبر ۲۰۰۸ء)